JULY 27, 1983

نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو کہ قرآن میں آیا ہے لا تقنطوا

پندرہ روزہ

پیغامبر

اسکاربرو (کینیڈا)

مدیر: سہیل اختر

EDITOR Sohail Akhtar

THE MESSENGER

FORTNIGHTLY NEWSPAPER

PERSONNEL

Phone: 416-282-6871

100 CARONIA SQUARE, SCARBOROUGH, ONTARIO, CANADA M1B 2Z8

REPRESENTATIVE
F. J. Kowalski,
Phone: 416-922-6268

روس کی ظاہر شاہ کو کابل کی نئی حکومت کا سربراہ بنانے کی پیشکش

کراچی ——— روس نے افغانستان کے معزول بادشاہ ظاہر شاہ سے جو آجکل روم میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں درخواست کی ہے کہ وہ کابل کی مستقبل کی حکومت میں علامتی سربراہ کی حیثیت قبول کر لیں۔ ...

آئندہ پانچ برسوں میں ۲۲ ہزار دیہات کو بجلی پہنچا دی جائے گی

لاہور ——— آئندہ پانچ برسوں کے دوران ملک بھر میں ... بائیس ہزار دیہات کو بجلی پہنچا دی جائے گی۔ ...

لفافوں سے ہیروئن برآمد ہوئی

کراچی ——— کسٹم سٹاف ... ہیرونِ ملک بھیجے جانے والے لفافوں سے ... ہیروئن برآمد کر لی۔ ...

بعض سیاستدانوں نے فوج کو مارشل لا نافذ کرنے کی دعوت دی تھی: پروفیسر غفور

جمہوریت کی قاتل جماعت کا ساتھ کیسے دیا جا سکتا ہے، وفاقی کونسل میں پیپلز پارٹی کے حامیوں کی اکثریت ہے

لاہور ——— کالعدم جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ بعض سیاستدانوں نے فوج کو مارشل لا نافذ کرنے کی دعوت دی تھی۔ ...

اذانیں دے کر ملکی مشکلات کے سد باب کیلئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیجائے

پنجاب مسلم لیگ نے اذانوں کی تحریک مزید علاقوں میں بھی شروع کر دی

منیلا میں ہیروئن کی سمگلنگ، تین پاکستانی گرفتار

منیلا ——— انسدادِ منشیات کے محکمے ... ہیروئن برآمد کر لی ... اور تین پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا۔ ...

نئے دم دار ستارے کی دریافت

واشنگٹن ——— ... ایک نیا دم دار ستارہ دیکھا گیا ہے جو تیزی سے زمین کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ...

دیگر تقاضوں کی تکمیل کے بغیر روزہ مردہ جسم کی مانند ہے

کراچی ——— کالعدم جماعت اسلامی کراچی کے نائب امیر ...

بیگم حجاب امتیاز علی کی مسز گاندھی سے ملاقات

نئی دہلی ——— پاکستان کی ممتاز ادیبہ بیگم حجاب امتیاز علی نے بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کی۔ ...

قابلِ اعتراض کتاب پر پابندی

لاہور ——— حکومتِ پنجاب نے ... کی کتاب ... پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ...

بین الاقوامی مسائل پر پاکستان اور ترکی کا نقطۂ نظر یکساں ہے: ترک ترجمان

انقرہ ——— ...

کسی شخص کو اسلام کے خلاف کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی: راجہ محمد ظفر الحق

انگریزی سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے مذہب کے بارے میں بے خبر بن جاتے ہیں

راولپنڈی ——— وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات راجہ محمد ظفر الحق ...

جموں و کشمیر کے الحاق کے بغیر پاکستان مکمل نہیں ہو سکتا

ہمارے تمام مسائل کا حل اتحاد میں مضمر ہے: سردار سکندر حیات خان

لاہور ——— صدر آزاد کشمیر سردار سکندر حیات خان نے کہا ہے ...

اٹن ٹلفتر میں لوگوں کی دلچسپی

عید مُبارک

Fly Kuwait Airways home.

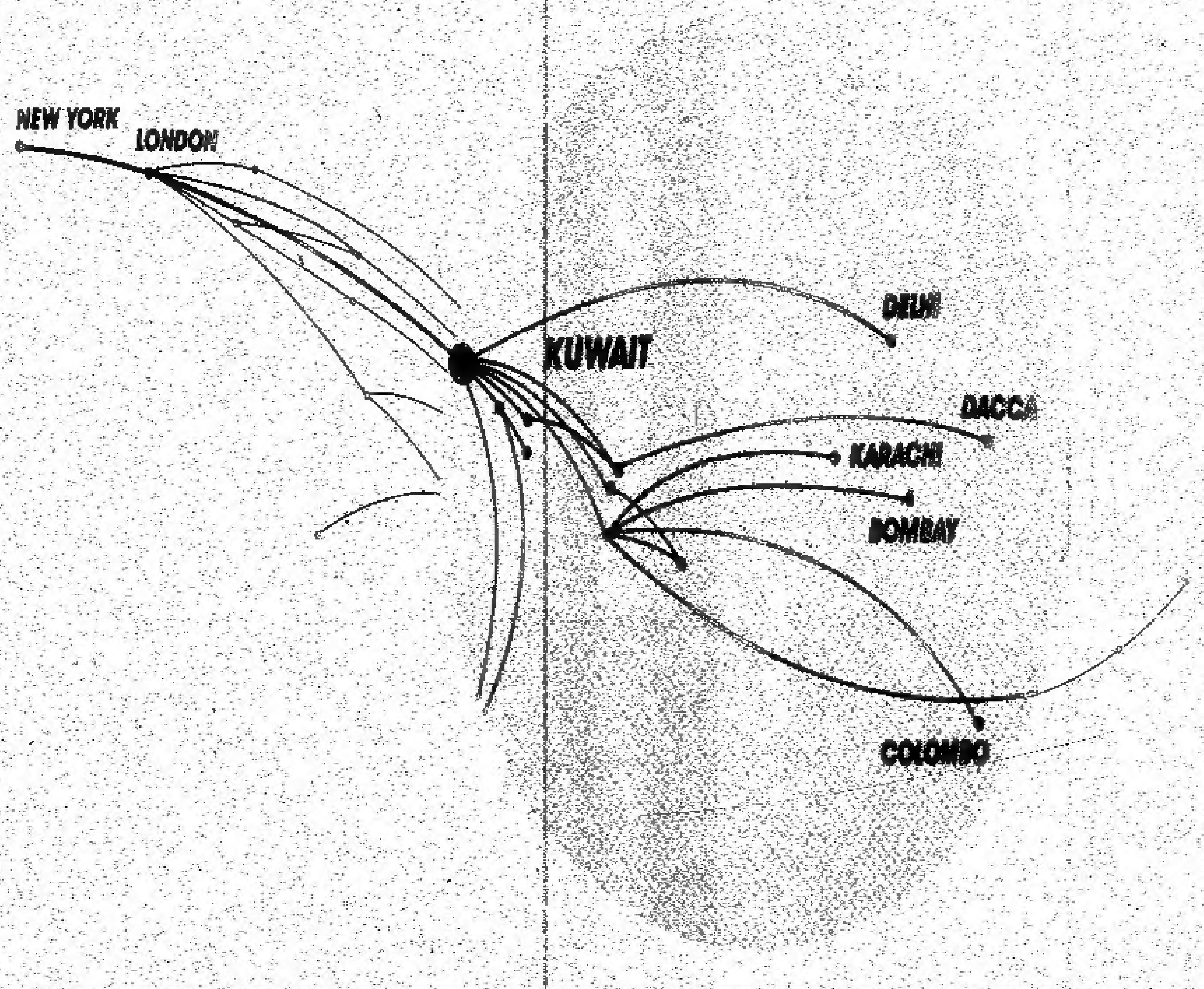

KUWAIT AIRWAYS

Vegetarian meals upon request.

See your travel agent or call New York (212) 308-5454, (800) 223-6616; Chicago (312) 263-3858, (800) 621-2175; Houston (713) 626-1590, (800) 231-6240; Los Angeles (213) 627-1485, (800) 252-2064; or Washington, D.C. (202) 296-4644, (800) 424-1128. In Toronto (416) 364-8444 and in Montreal (514) 286-7040.

پیغامبر
THE MESSENGER
جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن ✓ کسی جمشید کا ساغر نہیں میں
پبلشر وایڈیٹر، سہیل اختر

گھناؤنے جرم کا احتساب

گذشتہ چند سالوں سے منشیات کی سمگلنگ [illegible] نے سنگین اور تشویشناک صورت اختیار [illegible] سے سعودی عرب جانے والے چند مسافر سمگلنگ کی واردات کے دوران پکڑے گئے اور ان کے قبضے سے ۴۲ کلو چرس برآمد ہوئی جو وہ سعودی عرب سمگل کرنا چاہتے تھے۔ یہ پوری انسانیت کے خلاف ایک بھیانک جرم ہے اور اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کا انتہائی سختی سے احتساب ضروری ہے۔

کچھ عرصہ سے پاکستان کے بعض علاقے چرس، افیون اور ہیروئن کی پیداوار اور تیاری کے مرکز بن گئے ہیں۔ صوبہ سرحد کے آزاد قبائلی علاقوں میں افغانستان سے وسیع پیمانے پر چرس اور افیون سمگل کی جاتی ہے۔ محکمہ انسداد منشیات نے ان علاقوں پر چھاپہ مار کر منشیات کی تیاری کے کئی اڈے تباہ کرنے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ منشیات کی پیداوار تیاری اور سمگلنگ کا دھندا ہنوز جاری ہے۔

مغربی ممالک میں ہیروئن اور چرس کی وسیع پیمانے پر کھپت اور لاکھوں کروڑوں ڈالر کی آمدنی نے اس انسانیت سوز دھندے کو فروغ دیا ہے۔ اس ضمن میں انتہائی افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اب سعودی عرب جیسے دوست ممالک میں بھی بعض بدنام سمگلر منشیات کی سمگلنگ میں مصروف ہیں۔ حالانکہ سعودی عرب کے قوانین اتنے سخت ہیں کہ جو شخص اس مذموم کاروبار کی وجہ سے قانون کی زد میں آگیا وہ عبرت ناک سزا پائے گا۔ لیکن ہوسِ زر نے سمگلروں کو ایسے تمام خطرات سے بے نیاز کر دیا ہے۔

اس مسئلے کا دوسرا تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ سعودی عرب میں کسی پاکستانی کی طرف سے منشیات کی سمگلنگ دونوں برادر ممالک کی دوستی کی راہ میں خطرہ بن سکتی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھی جائے۔ اور خصوصی طور پر سعودی عرب جانے والے مسافروں کی تلاشی کا معیار سخت کر دیا جائے تاکہ ایک دوست ملک کی طرف سے ہمیں کوئی شکوہ موصول نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا اہتمام بھی ہونا چاہیئے کہ پاکستان میں منشیات کی پیداوار اور تیاری کو سختی سے روکا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ منشیات کی سمگلنگ کے پس پردہ بیشتر اوقات بااثر افراد ہوتے ہیں جبکہ پکڑے جانے والے افراد کی اکثریت محض کرائے کے ایجنٹوں کی ہوتی ہے۔ اور اصلی مجرم قانون کی گرفت سے محفوظ رہتے ہیں۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

پیغمبر خدا صلعم کریم ترین و جواد ترین خلق بود، و تمام در ماہ رمضان سخاوت و بخشش او بر روم و دیگر اوقات زیادہ بودے و صدقات و خیرات بہم یابی و ایام مضاعف گشتے و بہ ذکر و نماز و تلاوت و اعتکاف جمیع ساعات روز و شب مستغرق داشتے و این ماہ عظیم را بہ عبادات گوناگوں مخصوص گردانید
(سفر السعادت، فیروز آبادی)

رسول اللہ کے جود و کرم کا دریا تو ہمیشہ ہی بہتا رہتا تھا لیکن ماہ رمضان میں حضور کی سخاوت و فیاضی، اور خدمت خلق کی ذکری حد ہی جیسا بڑھ جاتی تھی، اور صدقات وخیرات کا ظہور ہر زمانہ سے کہیں زائد بڑھ جاتا تھا، اور ذکر الٰہی اور نماز نوافل تلاوت قرآن اعتکاف، بس دن رات یہی مشغولیت تھی اور یہی شب و روز کا معمول اسی سارے ماہ مبارک کو آپ طرح طرح کی عبادتوں ہی کے لیے مخصوص رکھتے

رسول کریم کے رمضان کا حال آپ نے سن لیا؟

"میں نے اپنے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کو متعدد رمضانوں میں دیکھا ہے کہ باوجود ضعف و پیرانہ سالی کے، مغرب کے بعد نوافل میں سوا پارہ پڑھا یا سنا، اور اس کے بعد آدھ گھنٹہ کھانا وغیرہ ضروریات کے بعد ہندوستان کے قیام میں دو سوا دو گھنٹہ تراویح میں خرچ ہوتے تھے اور مدینہ پاک کے قیام میں تقریباً تین گھنٹے میں عشاء و تراویح سے فراغت ہوتی، اس کے بعد دو تین گھنٹے آرام فرمانے کے بعد تہجد میں تلاوت فرماتے، اور صبح سے نصف گھنٹہ قبل سحر تناول فرماتے، اور اس کے بعد صبح کی نماز تک حفظ فرماتے، اور صبح کی نماز پڑھ کر اشراق تک مراقب رہتے اور اشراق کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ آرام فرماتے، اس کے بعد سے تقریباً ۱۲ بجے اور گرمیوں میں ایک بجے تک بذل المجہود (شرح سنن ابی داؤد) تحریر فرماتے، اور خطوط وغیرہ ملاحظہ فرما کر ظہر کی نماز تک آرام فرماتے، ظہر سے عصر تک تلاوت فرماتے عصر سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہتے، اور حاضرین سے بات چیت بھی فرماتے...... حضرت مولانا شیخ الہند تراویح کے بعد سے صبح کی نماز تک نوافل میں مشغول رہتے تھے، اور یکے بعد دیگرے متعدد حفاظ سے کلام مجید سنتے تھے۔ اور حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوری کے ہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ دن رات تلاوت ہی کا ہوتا تھا کہ اس میں ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی ذرا گوارا نہ تھی.......

فخر کی بات نہیں، تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں، اپنی نااہلیت سے خود اگرچہ کچھ نہیں ہو سکتا مگر اپنے گھر کی مستورات کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اکثر وں کو اس کا اہتمام رہتا ہے کہ دوسری سے تلاوت میں بڑھ جائیں۔ خانگی کاروبار کے ساتھ پندرہ بیس پارے روزانہ بے تکلف اپنی پورے کر لیتی ہیں!" (فضائل رمضان۔ از مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر العلوم، سہارنپور)

حال کے بعض اولیائے امت کے رمضان کا منظر بھی آپ نے دیکھ لیا؟

اب ارشاد ہو کہ آپ کے رمضان کو اس قسم کے رمضان سے کوئی نسبت اور کوئی مناسبت ہے؟ آپ کہتے ہیں، رمضان آ گیا، لیکن رمضان کیا نام ہو محض جنتری میں لکھے ہوئے سنہ قمری کے نویں مہینہ کا؟ رمضان اگر واقعی آپ کے ہاں آ گیا ہے، تو کہاں ہیں آپ کی مسلسل عبادتیں اور طاعتیں، نمازیں اور تلاوتیں، شب بیداریاں اور خلق کی خدمت گزاریاں، دعائیں اور مناجاتیں، نیکیاں اور فیاضیاں؟ روزہ رکھنے والے کی ادائی ثواب کتنے ہیں اور جو یہی ثواب ان کے معمولات شب و روز پر ایک نظر کر جائیے، وہی غفلتیں وہی مدہوشیاں، وہی بے حسیاں اور وہی مردم آزاریاں، وہی بخل وہی اسراف، عبادت سے (بقیہ)

بقیہ سچی باتیں

نفرت اور فسق و فجور سے وہی رغبت! ۔۔۔ برسات نام بارش کے خوب ہونے کا ہے، محض برسات کے مہینوں کے آ جانے کا نہیں، ساون بھادوں اگر بالکل خشک ہی گزر جائیں، تو زمین میں تری اور درختوں پر سبزی کہاں سے آ جائے گی؟ ماہ مبارک کے حقوق میں سے اگر ہم کوئی حق بھی نہیں ادا کر رہے ہیں تو ماہ مبارک کی برکتوں سے محرومی کا شکوہ کس منہ سے کر سکتے ہیں؟

کرنیں

امتیاز حقی ۔۔۔

- ایک زہریلے سانپ کو مار کر اس کے بچے کو پالنا نادانی ہے۔
- خدا کو وہ شخص بہت پیارا ہے جو سچ بولتا ہے۔
- آپ کا جسم خدا تعالیٰ کی امانت ہے اسے کمزور نہ کرو۔
- سچ کہنا اچھی بات ہے لیکن دوسروں کے عیب کھولنا بری بات ہے۔
- آپس میں پیار اور محبت سے رہنا بڑی نیکی کا کام ہے۔
- انسان کا بڑا دشمن اس کی اپنی ہی ذات ہے۔

سید افتخار حسین شاہ ۔۔۔

- محبت اپنے آپ کو پیش کرتی ہے، اسے خریدا نہیں جا سکتا۔
- سچ ہمیشہ سچ رہتا ہے اور محبت ہمیشہ محبت رہتی ہے۔
- محبت زندگی کے ساز کو اتفاق ہے اور اس کے تمام تاروں پر نغمہ بکھیر دیتی ہے۔
- محبت اور اشک ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

اقبال حسن ۔۔۔

- تکلف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔
- تانبے کے سکے محبت کے سونے کا بدل نہیں بن سکتے۔
- محبت ایسا راستہ ہے جہاں کی تلاش کر لیتی ہے جہاں بچھڑے دلوں کے غول پھرتے ہیں۔
- محبت جذبات کے سمندر کا ٹھنڈا احساس، آسمان کا آنسو اور روح کا سبزہ زار شبنم ہے۔

بشیر احمد ۔۔۔

- اللہ سے ڈرنا دوسروں کا خوف نہیں ہے۔
- تمہارا راز تمہارا قیدی ہے۔ لیکن افشا کے بعد تم اس کے قیدی بن جاؤ گے۔
- خاموشی عالم کے لئے زیور اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔
- حکمت کا درخت دل میں اگتا ہے۔ دماغ میں پلتا ہے اور زبان پر پھل لاتا ہے۔
- کتنی بری بات ہے کہ تم بظاہر شیطان کو گالی دیتے ہو اور درپردہ اس کے دوست ہو!
- لوگ یتیم اس کو کہتے ہیں جس کا باپ زندہ نہ ہو لیکن میں یتیم اس کو کہتا ہوں جس نے علم حاصل نہ کیا ہو۔

اشتیاق حسین ۔۔۔

- پڑھا لکھا بے وقوف اپنی حماقت کو خوشنما الفاظ کا جامہ پہنا دیتا ہے۔
- زندگی اور صحت تھوڑی آمدنی پر بھی قائم رکھی جا سکتی ہے۔
- ہمارے دماغوں اور عقلوں میں اتنا ہی فرق ہے جیسے ہمارے چہروں میں دوسرے کی خوشی اپنے غموں کو تازہ کرتی ہے اور غم اپنے غموں کو ہلکا کرتا ہے۔

ایم ریاض ملک ۔۔۔

- جب تیرا کام چارہ تدبیر سے گزر کر جب سرنوشت پیشانی پیش آ جائے اپنی تباہی کی شرح ہر کس و ناکس بیان نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے اظہار میں دو نقصان ہیں۔ ملامت دوستاں اور مسرت دشمناں اور یہ ہر دو خلاف مقصود ہیں۔

میرے بھائی کے قاتل کب تک دندناتے پھریں گے؟

صدرِ پاکستان جنرل ضیاء الحق سے ایک مظلوم اور لاوارث بہن کی اپیل

صدرِ محترم۔ میں اس سے قبل بھی ۱۷ مارچ ۸۶ء کو اخبار وطن میں اپنے بھائی کے قاتلوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کی التجا کر چکی ہوں۔ لیکن عرصہ ڈھائی سال سے (جب میرا بھائی قتل ہوا) میں طویل انتظار کی جس اذیت اور دل و دماغ کی تلخی سے دوچار تھی، وہ مزید تین ماہ گزر جانے سے ختم نہ ہو سکی۔ میرا دل زخموں سے نڈھال ہے۔ جگر پارہ پارہ ہو چکا ہے۔ لیکن یوں لگتا ہے جیسے میرے دل کا گھاؤ کبھی مندمل نہ ہو گا۔ اور میری بے سود زندگی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غم و الم اور دکھ درد کے بحرِ بیکراں میں ڈوب جائے گی۔

میرا خیال تھا کہ اتنے طویل عرصہ میں تو دیوانی مقدمات بھی پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن میرے بھائی کو تو ایک عظیم اسلامی ملک پاکستان میں دن دہاڑے اس وقت نہایت بے دردی اور سفاکی سے قتل کیا گیا جب ایک طرف وہ اپنے پیارے دینِ اسلام کی محبت میں خانۂ خدا کو آباد کر رہے تھے، اور دوسری طرف ملک بھر میں ہادیٔ برحق پیغمبرِ اسلام کا یومِ پیدائش عید میلاد النبیؐ پورے خلوص اور عقیدت سے منایا جا رہا تھا۔ راولپنڈی کے بیا محلہ میں واقع مسجد منگو خان ایک عرصہ سے ویران پڑی تھی۔ چند بدکردار غنڈے وہاں بیٹھ کر جوا کھیلتے تھے۔ بھنگیں بانٹتے تھے۔ میرے بھائی کی غیرت جوش میں آئی۔ اس نے دینِ اسلام کی محبت کی خاطر اس مسجد کو آباد کرنے کا تہیہ کیا۔ لیکن اسلامی مملکت میں رہنے والے اسلام کے دشمن بدکردار غنڈوں کو میرے بھائی عبدالرشید شہید کی یہ ادا پسند نہ آئی اور انہوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت اسے مسجد کی سیڑھیوں کے سامنے زندگی سے محروم کر دیا گیا۔

اس مقدمۂ قتل کی سماعت گذشتہ سال راولپنڈی میں ملٹری کورٹ نمبر ۲۳ میں ہوئی تھی۔ سماعت مکمل ہوئے ایک سال بیت چکا ہے۔ میں آج تک بے یقینی اور ناامیدی کے گھٹا ٹوپ اندھیاروں میں گھری ہوئی ہوں۔ اب تو مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ یہ طویل تاخیر مجھ جیسی مظلوم، بے آسرا اور لاوارث کو کہیں انصاف سے محروم نہ کر دے۔ کیونکہ قاتل دندناتے پھر رہے ہیں۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے ناجائز ذرائع کے استعمال سے پھانسی کے پھندے سے صاف بچ نکلنے کی کوشش میں ہیں۔ میرا بھائی عبدالرشید پانچ معصوم اور بے سہارا بچوں، اپنی بیوی اور بوڑھی ماں کا واحد کفیل اور سہارا تھا۔ اس کی دردناک اور بے وقت موت سے ان غم نصیب افراد کا مستقبل تاریک ہو گیا ہے۔ اور وہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ لیکن دور دور تک روشنی کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔!

مجھے نہایت دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ سلطنتِ خداداد پاکستان میں کوئی ایسا خدا ترس اور فریاد رس نہیں جو کم از کم قاتلوں کو سزا دے کر انصاف کی لاج رکھ لے۔ غیر ممالک میں مسجدوں کی بے حرمتی پر ہنگامے برپا ہو جاتے ہیں۔ شدید احتجاج کر کے بدکردار اور ذمہ دار افراد کو سزا دلوانے کے لئے زمین و آسمان ایک کئے جاتے ہیں۔ لیکن ایک اسلامی ملک میں اسلامی قوانین کی پاسبانی کرنیوالے جب جان سے گذر جائیں تو ان کے غم زدہ پسماندگان کو انصاف کی بھیک بھی نصیب نہیں ہوتی۔ خانۂ خدا کی حفاظت، حرمت اور نگہبانی کرنے والے شہید کا بے درد قاتل ایک دن کے لئے بھی حوالات میں نہیں گیا۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ یہ آن رسول پاکؐ اور خلفائے راشدین کا اسلام ہے جن کے دور میں قربانیاں تو کجا، اسلام کے نام لیوا بھی تاریخِ اسلام میں اپنا نام چھوڑ گئے؟ اور میرے بھائی کو دین سے محبت کے جرم میں اتنی کڑی سزا ملی کہ آج تک انصاف کے لئے بھی کوئی گنجائش نہیں ہے؟

میں رمضان المبارک کے مقدس اور بابرکت مہینے میں انصاف کی بھیک مانگتی ہوں۔ میں آپ سے اسلامی مملکت کا سربراہ ہونے کے ناطے پوچھنے کی جسارت کرتی ہوں کہ انصاف کے لئے کہاں جاؤں، کونسا در کھٹکھٹاؤں۔ خدارا میرے بے گناہ بھائی کے خون کا بدلہ لے کر اسلام کا بول بالا کریں۔ میرا اسلام مجھے یہ حق دیتا ہے کہ اسلام کے پاسبانوں سے فریاد کروں۔ میں کمزور ہوں، بے آسرا ہوں، مظلوم ہوں۔ خدارا میرا حق مجھ سے نہ چھینا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب سے ڈریئے۔ اس کی لاٹھی بے آواز ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک مظلوم کے ساتھ ظلم ہے جانے کے جرم میں خدا کا قہر نازل ہو، اور گناہ گاروں اور ظالموں کی گرفت نہ کرنے والوں کو لپیٹ میں لے لے۔

نوٹ: آخر میں تمام مسلمان بھائی بہنوں سے گذارش کرتی ہوں کہ خدارا اس بے انصافی اور ظلم کے خلاف قلم اٹھا کر مجھ بے آسرا اور مظلوم کے لئے آواز اٹھائیے۔ کیونکہ ایک لاوارث کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجرِ عظیم حاصل کرنے کے مترادف ہے۔

غم نصیب۔ مسز شہناز اختر

Mrs. Shehnaz Akhtar.
76, Elmer Gardens,
Isleworth, Middx,
TW7 6HA, England.

امریکہ میں اکثر پاکستانی سکھوں کے گوردواروں میں پناہ لیتے ہیں

جاوید پاشا

ساحلِ سمندر گھر سے چند منٹ پیدل کے فاصلے پر ہے، اس لئے ہم اکثر سیر کے لئے ٹہلتے ہوئے اس طرف نکل جاتے ہیں اور قدرت کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اگر دھوپ نکلی ہوئی ہو تو یہ لطف دوبالا ہو جاتا ہے گذشتہ روز اسی طرح جب ساحلِ سمندر پہنچے تو دیکھا کہ ایک جلسہ عام ہو رہا ہے قریب جا کر جائزہ لیا تو یہ جلسہ عمر رسیدہ یہودیوں کی دیکھ بھال کی ایجنسی کے تحت ہو رہا تھا۔ نہایت خوبصورت شامیانے کے نیچے کوئی کرسی خالی نہ تھی اور آس پاس بے شمار لوگ کھڑے تھے۔ سٹیج پر امریکہ اور اسرائیل کے جھنڈے دونوں ملکوں کی دوستی کے مضبوط رشتوں کے نشان کے طور پر لہرا رہے تھے، اور سپیکر کے [illegible] طرف امریکی کانگریس کے ارکان، [illegible] کے افراد اور [illegible] صحافی رہنما بیٹھے تھے۔ نہایت منظم انداز میں جیسے [illegible] جاری تھی جس سے کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ یہودی یہاں [illegible] منظم ہیں اور صرف منظم ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ امریکہ کا تمام نظم و نسق، تجارت، سیاست سب کچھ یہودیوں کے زیرِ اثر ہے بلکہ [illegible] مختلف انجمنوں کے ذریعے اجتماعی [illegible] انفرادی طور پر بھی ایک دوسرے [illegible] یہودیوں کے بعد [illegible] پاکستانی [illegible] سے بالکل مختلف جواب ملی نظر آتی ہے

[illegible] تلخ نوائی پر معافی چاہوں گا لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستانی کسی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی بجائے انفرادی طور پر ایک دوسرے سے [illegible] نظر آتے ہیں [illegible] سڑک پر، جب وہ ملتے ہیں کسی دوکان پر جہاں کہیں ایک پاکستانی دوسرے کو دیکھتا ہے نظر بچا کر نکل جانے کی کوشش کرتا ہے، نیویارک میں کہیں کہیں پاکستانیوں کی انجمنیں نظر آتی ہیں لیکن اکثر انفرادی سطح سے آگے نہیں نکل پاتیں پھر گندی سیاست کا شکار نظر آتی ہیں جس سے فائدہ تو شاید ہی کسی کو پہنچتا ہو [illegible] نقصان پہنچنے کا زیادہ احتمال رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کوئی نیا پاکستانی یہاں پہنچ کر جتنا بے یار و مددگار اپنے آپ کو پاتا ہے کسی اور قوم کا باشندہ اتنا [illegible] تنہا محسوس نہ کرتا ہوگا۔ مجھے یہ تسلیم کرنے [illegible]

[illegible]

سے مایوس ہو کر بھاگ کر آنے والوں کی ہے یہ لوگ تمام کے تمام میکسیکو کے راستے انتہائی ناساز حالات میں چھپتے چھپاتے ایجنٹوں کو ہزاروں روپے دے کر یہاں پہنچتے ہیں تو پاکستانی سٹوروں کے مالکان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں [illegible] ضروریاتِ زندگی کو جس طرح پوری کرتی ہے وہ اپنی جگہ بذاتِ خود ایک تکلیف دہ داستان ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستانی یہاں اکثر مسائل کا شکار رہتے ہیں، رہائشی مکانات [illegible] ایک فلیٹ میں جہاں دو آدمیوں کی گنجائش ہوتی ہے بعض اوقات بارہ بارہ افراد رہ رہے ہوتے ہیں، اکثر آپس میں جھگڑا [illegible] ایک دوسرے کے خلاف رپورٹ [illegible] کی جاتی ہیں [illegible] کا کیا حال ہے [illegible] دوسری طرف پاکستانی حکومت [illegible] اس بات سے غرض ہے کہ ہمارا کوئی آدمی [illegible] ڈالر [illegible] اور وہ خود کن حالات میں زندگی بسر کر رہا ہے اس سے کسی کو کوئی غرض نہیں [illegible]

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومتِ پاکستان کو غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو جنہیں اپنے ملک کا سفیر ہونے کی سعادت حاصل ہے منظم کرنے کے لئے سنجیدہ کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان اور پاکستانیوں کے بگڑے ہوئے امیج کو بہتر بنایا جا سکے، پاکستانی سفارت خانوں کو اپنے [illegible] کی ذاتی اغراض کی [illegible] کی بجائے پاکستانیوں کو منظم کرنے اور ان کی تربیت پر توجہ دینے کے ایک مربوط پروگرام پر عمل کرنا چاہئے۔ پاکستانیوں کو دوسرے ممالک میں [illegible] کے لئے بھی حکومتِ پاکستان کو سرکاری سطح پر اقدامات کرنے چاہئیں۔ تاکہ ملک اور قوم کے وقار کو قائم ہو سکے مجھے یقین ہے کہ میری ان معروضات کو [illegible] سوچا، دیکھا اور پھر اس کا علاج کیا جائے گا۔

تازہ پھل، تازہ سبزیاں، خشک میوہ جات

اور

تازہ مچھلیاں

دالیں، چاول اور انٹرنیشنل گراسری کیلئے اسکاربرو کی صاف ستھری دوکان جہاں قیمتوں میں واضح فرق نظر آئے گا۔ مفت پارکنگ

فون نمبر 261-2297

کیلسن لمیٹڈ

۲۵۰۱ اگلنٹن ایونیو ایسٹ نزد مڈلینڈ، اسکاربرو

KEALSON LTD.
2501 Eglinton Ave. E., Scarborough

VISIT US FOR best quality

INDIAN GROCERIES,
FRESH VEGETABLES,
NUTS, SPICES ETC.

گروسری، تازہ سبزیاں اور مصالحہ جات

نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے

ہمارے ہاں تشریف لائیں

Pirri's Dixieland Market Limited
FRESH FRUITS — VEGETABLES — FLOWERS

RETAIL: 1106 PHARMACY AVE.,
PHOE: 759-0473

WHOLESALE: 1052 BRICHMOUNT RD.
PHONE: 759-5214
SCARBOROUGH.

پروڈنشل ورلڈ کپ

پاکستانی کرکٹ ٹیم مسلسل اور توہین آمیز ناکامیوں سے ہمکنار کیوں ہوئی؟

- دنیا کے عظیم ترین کھلاڑیوں نے بدترین کھیل کا مظاہرہ کیا
- پاکستان کی چار بڑی توپیں وقت پڑنے پر زنگ آلود ہو گئیں
- انہوں نے خودغرضی اور خودنمائی سے قومی وقار کو داؤ پر لگا دیا
- بیشتر کھلاڑیوں کے مقابلہ میں "مسٹر ایکسٹرا" کا کھیل عمدہ تھا

مشہور شعر میں تھوڑی سی تحریف کی جائے تو اس کی شکل کچھ یوں ہو جاتی ہے کہ:

ہم نے ان میچوں میں کیا کھویا ہے کیا پایا ہے
تجزیہ اور کو سمجھاؤں تو سمجھا نہ سکوں!

جی ہاں۔ یہ ہم کرکٹ کی بات کر رہے ہیں۔

۱۹۵۴ء میں جب ہم نے اوول کے میدان میں تاریخی اور واحد فتح حاصل کی تو دنیائے کرکٹ میں نہ صرف پاکستان کے نام کی قندیل روشن ہوئی بلکہ کھیل کے میدان اور خصوصاً عالمی کرکٹ کے افق پر وطن عزیز پاکستان کا نام ایک درخشاں ستارے کی طرح چمک اٹھا اور پھر یوں ہوا کہ اس عظیم الشان فتح کو جو فضل محمود، کاردار، امتیاز، مقصود اور حنیف محمد جیسے عظیم کھلاڑیوں کی مرہون منت تھی، ہم نے اسے تقریباً ۲۸ سالوں تک اپنے سینے سے لگائے رکھا۔

انگلستان کی سرزمین میں جب ہم نے قدم رکھا تو اپنی پہلی اور آخری فتح کا نشہ ہم پر طاری تھا۔ ۱۹۵۴ء کے بعد یہ ہماری حسرت ہی رہی کہ ہم ایک بار پھر برطانیہ کی سرزمین میں، صرف ایک بار ہی ہم انگلینڈ کو ہرا سکیں۔ اور پھر گزشتہ سال یعنی ۱۹۸۲ء میں ہم نے لارڈز کے تاریخی میدان میں ایک بار پھر کرکٹ کی تاریخ کو دہرایا اور انگلینڈ کو تاریخی شکست سے دوچار کر دیا اور دنیائے کرکٹ میں محسن خان (ڈبل سنچری)، مدثر نذر، ظہیر عباس، عمران خان، جاوید میاں داد اور عبدالقادر کے ناموں اور کارناموں کے ڈنکے بجنے لگے۔ اس کے بعد تقریباً ایک سال تک ہماری کارکردگی خوب سے خوب تر ہوتی گئی۔ جب ہماری قومی ٹیم نے آسٹریلیا اور بھارت کی ٹیموں کو بری طرح ہرایا، بلکہ صفر کے مقابلے میں ۳ اور چار میچوں سے شکست فاش دی تو ہم بھی دنیا کے ہمنوا ہو گئے کہ پاکستانی ٹیم ناقابل تسخیر ہے عظیم بلکہ عظیم تر ہے اور اس سال ہونے والے پروڈنشل کرکٹ کپ ہم نہ صرف اپنی گزشتہ عظمتوں کی لاج رکھیں گے بلکہ اس ٹورنامنٹ کی ٹرافی، دوبار جیتنے والی ویسٹ انڈیز کی ٹیم سے "ترور بیٹ" اور بزور بازو چھین لیں گے، نیز یہ کہ ٹرافی کے علاوہ دوسرے انعام و اکرام حاصل کر کے ثابت کر دیں گے کہ ہمارے سرشار زور ظہیر، جاوید، عمران) جنہیں مغربی ناقدین نے عظیم توپوں کا لقب دیا ہے واقعی دنیا کے ناقابل شکست اور عظیم کھلاڑی ہیں اور سوہنی دھرتی کا نام فتح اور عظمت کی بلندیوں پر جگمگانے لگے گا۔ لیکن اے کاش! ایسا ہو جاتا!

سات سمندر پار کے اس اجنبی دیس میں جہاں غریب الوطنی کا احساس ہمارے پاؤں کی زنجیر بن جاتا ہے، وہاں کرکٹ جیسے کھیل میں اپنے ہم وطنوں کی شاندار کارکردگی اکثر بھار کھو بیٹھتی ہے۔

بیٹھ جاتے ہیں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے کے مصداق اس شدید احساس کا تریاق ثابت ہوتا ہے۔ اسی زعم میں ہم نے موجودہ ورلڈ کپ مقابلوں سے لطف اندوز ہونے کا پروگرام بنایا، کرکٹ کی نیتری عالمگیر جنگ ابھی کچھ ایسے ہی دھماکے سے شروع ہوئی۔ لیکن ابتداء میں ایک آدھ کامیابی (وہ بھی کرکٹ کے طفل ضعیف، سری لنکا پر) کے بعد ہمارے سپر سٹارز نے اپنے آپ کو سپر ثابت کرنے کی بجائے دن بدن اپنے فعل و کردار اور "شاندار کارکردگی" کے بل بوتے پر جب لگاتار ناکامیوں کو گلے لگانا شروع کر دیا تو محب وطن پاکستانیوں کے دل ٹوٹ گئے۔ اس کے بعد بقیہ میچوں میں ہماری ٹیم (جو بقول شخصے اپنی گلی میں شیر ہے) نے جی بھر کے قومی وقار کو مجروح کیا۔ ٹیم سپرٹ کا جلوس نکلا۔ نام بڑا اور درشن چھوٹے کے مصداق ہماری نام نہاد عظمت کا پول کھل گیا۔ خود اعتمادی کا مکمل خاتمہ ہو گیا اور اس سب کچھ کے عوض ہم نے خودنمائی، ہٹ دھرمی اور خودغرضی کا بھرپور مظاہرہ کیا اور قومی وقار پر ذاتی وقار کو ترجیح دے کر صرف "اپنے لئے" کھیلتے رہے۔ نوبت یہاں تک جا پہنچی کہ برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں نے محض قومی وقار کا بھرم رکھنے کے لئے اور وطن عزیز کی آن اور عظمت کی خاطر ہی مزید میچ دیکھے حالانکہ پاکستانی ٹیم (ماسوائے عمران، جاوید اور قادر) کے مجموعی طور پر بدترین کارکردگی اور نہایت گھٹیا معیار کے کھیل کے مطابق انہیں مزید میچ دیکھنے کے قابل نہ چھوڑا تھا۔ پاکستانی ٹیم نے بقول شاعر، مثنوی زہر عشق کو "مثنوی قہر عشق" بنا کر رکھ دیا۔ اس دل شکنی بیانی، بداعتمادی اور ذلت آمیز پرفارمنس کی روئیداد کچھ یوں ہے۔

تیسرے پروڈنشل کرکٹ ورلڈ کپ کے آغاز میں ہم نے لکھا تھا کہ یہ مقابلے انتہائی دلچسپ اور نتائج سنسنی خیز ہوں گے۔ سیمی فائنل کے نتائج تک ان مقابلوں کی دلچسپی اور سنسنی خیزی یہ ثابت ہو گئی۔ جب بھارت نے اولڈ ٹریفورڈ کے میدان میں انگلستان کی آزمودہ اور مضبوط ترین ٹیم کو ۵۴ اوورز میں چھ وکٹوں سے عبرتناک شکست دے دی۔ انگلستان کو بھارت کے ہاتھوں ایسی شکست کی امید نہ تھی کیونکہ بھارتی ٹیم انگلستان کے مطابق ایک کمزور اور "حقیر" ٹیم تھی اور انگلینڈ کے علاوہ بک میکروں نے بھارتی ٹیم (underdogs) کے نام سے پکارنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن جب بھارتی ٹیم نے انہیں ناکوں چنے چبوا دیئے تو انگلستان کی فائنل میں پہنچنے کی دیرینہ آرزوؤں پر پانی پھر گیا۔ سیمی فائنل میں اس شکست پر انگلستان کی ٹیم کے کپتان بوب ولس نے "ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا" کے مصداق تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے "اولڈ ٹریفورڈ کی وکٹوں نے انڈیا کا زیادہ ساتھ دیا اگر یہ مقابلہ ہیڈنگلے یا اوول میں ہوتا تو ہماری کامیابی کے زیادہ امکانات تھے۔"

بھارتی ٹیم کا فائنل میں پہنچنا اس لئے بھی دلچسپ پہلو ہے کہ ایک موقع پر بھارت کا سیمی فائنل میں پہنچنا ہی مخدوش نظر آتا تھا۔ پول میچوں میں کئی اور میچوں کے نتائج بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ مثلاً سری لنکا کی ٹیم جس نے اپنے پول کا کوئی میچ نہیں جیتا تھا اپنے آخری میچ میں نیوزی لینڈ کی ٹیم کو ہرا دیا جس کی بنا پر پاکستان کو ویسٹ انڈیز کے خلاف سیمی فائنل کھیلنے کا موقعہ ملا۔

حالیہ ورلڈ کرکٹ کپ کے آغاز میں "بگ آفس" ماضی کی اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر پاکستان اور ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیموں کو "فیورٹ" خیال کرتے تھے۔ اعداد و شمار اور حقائق کی روشنی میں بھی یہی بات صحیح تھی کیونکہ پاکستان نے آسٹریلیا اور بھارت کے خلاف کرکٹ ٹیسٹ میچوں کی سرزمین میں دونوں ملکوں کو جس انداز سے ایک ریکارڈ شکست دی ہے اس ٹیم سے ورلڈ کرکٹ کپ جیتنے کی امیدیں وابستہ کی جا سکتی تھیں۔

پاکستان کی مقبول ترین اور "عظیم" ٹیم نے ورلڈ کپ کے مقابلوں میں جس مایوس کن، غیر معیاری، غیر ذمہ دارانہ اور گھٹیا کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس کی وجوہات پر کافی کچھ لکھا جائے گا۔ ان مقابلوں سے کافی عرصہ پہلے پاکستانی اخبارات میں بھی ایسے مضمون شائع ہوئے کہ عمران خان کے بغیر کیا پاکستان ورلڈ کپ جیت لے گا؟ عمران خان دنیا کے بہترین آل راؤنڈر ہیں اگرچہ انہوں نے بحیثیت کپتان ورلڈ کپ کے مقابلوں میں بھرپور حصہ لیا اور اپنی اعلیٰ صلاحیتوں سے اپنی کپتانی کا حق بھی ادا کر دیا لیکن "باؤلنگ" نہ کرانے کی وجہ سے ٹیم کی کارکردگی بری طرح متاثر ہوئی اور مجموعی طور پر ٹیم میں شکست خوردگی کے احساسات بھی حاوی رہے۔ بہرحال عمران خان کی انفرادی کارکردگی قابل ستائش رہی۔ سری لنکا کے خلاف دوسرے میچ میں انہوں نے ۱۰۲ رنز (ناٹ آؤٹ) بنائے اور نیوزی لینڈ کے خلاف عمران خان کا انفرادی سکور ۷۹ رنز تھا جبکہ ظہیر عباس نے ۱۰۳ ناٹ آؤٹ تھے۔

سری لنکا کے خلاف پہلے میچ کے سوا پاکستانی ٹیم کی بیٹنگ، باؤلنگ اور فیلڈنگ انتہائی مایوس کن اور گھٹیا رہی۔ باؤلنگ کے بارے میں تو کہا جا سکتا ہے کہ عمران خان نہ ہونے کی وجہ سے یہ شعبہ کمزور تھا، لیکن بیٹنگ اور فیلڈنگ میں پوری ٹیم کے مایوس کن اور غیر ذمہ دارانہ رویے کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ حالانکہ پاکستان کے بیٹسمین دنیا کے بہترین بیٹسمین مانے جاتے ہیں۔ مثلاً محسن خان، ظہیر عباس، مدثر نذر، جاوید میاں داد وغیرہ دنیا کے بہترین بیٹسمین ہیں اور برطانیہ میں کرکٹ کے مبصرین انہیں Big Guns یعنی عظیم ترین توپوں کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وقت پڑنے پر یہ عظیم توپیں "زنگ آلود" ہو گئی تھیں یا ان سپر سٹاروں نے اپنی اعلیٰ کارکردگی کسی اور وقت کے لئے رکھ چھوڑی تھی اور بغیر بارود کے ہی توپیں چل رہی تھیں۔

پاکستانی ٹیم کی مایوس کن اور غیر معیاری کارکردگی کا اندازہ اسی امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان نے سات میچ کھیلے، چار میچ ہارے اور تین جیتے۔ جیتنے والے میچوں میں بھی سوائے پہلے میچ کے (جو سری لنکا جیسی نوآموز ٹیم کے خلاف تھا) کوئی عمدہ کارکردگی سامنے نہیں آئی۔ پاکستان ٹیم کی ناکامی کی چند بڑی وجوہات حسب ذیل ہیں۔

خوداعتمادی کا فقدان

اگر ٹیم کا کوئی ایک کھلاڑی زخمی ہو جائے یا کسی اور وجہ سے میچ میں حصہ نہ لے سکے تو یہ بات قابل معافی ہرگز نہیں ہے کہ باقی پوری ٹیم بے دل ہو کر اپنے حوصلے پست کر بیٹھے اور مقابلے سے پہلے ہی ذہنی طور پر شکست قبول کر لے، مجموعی طور پر خوداعتمادی کے جذبات سے سرشار ٹیم متحد ہو کر بڑے سے بڑے مشکل مراحل کو خوش اسلوبی سے طے کر سکتی ہے اور پھر پوری ٹیم کو کسی ایک کھلاڑی پر انحصار کر کے اپنی انفرادی صلاحیتوں کو زنگ آلود نہیں بنانا چاہئے۔ حالیہ میچوں میں پاکستانی ٹیم میں اجتماعی طور پر خوداعتمادی کا جذبہ کہیں نظر نہیں آتا۔

غیر ذمہ دارانہ رویہ

پاکستانی کرکٹ ٹیم نے ورلڈ کپ کے تمام میچوں میں کسی مرحلہ پر بھی کسی سنجیدگی اور ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اپنی پہلی کامیابی کے نشے میں باقی میچوں میں ٹیم نے بحیثیت مجموعی یا بحیثیت کھلاڑی انفرادی ذمہ داری کا ثبوت نہیں دیا۔ کھلاڑیوں کے رویے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسا ورلڈ کپ کی بجائے وہ اپنے ملک میں کوئی دوستانہ میچ کھیل رہے ہیں۔ البتہ مقابلوں میں کہیں کہیں چار کھلاڑیوں نے انفرادی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اس طرح خودنمائی اور ذاتی نام و نمود کی خاطر قومی وقار اور وطن عزیز کو داؤ پر لگا دیا۔

بیٹنگ میں ناکامی

حالیہ مقابلوں میں پاکستانی ٹیم کی بیٹنگ کلی طور پر ناکام رہی۔ اس کی ایک وجہ تو ٹیم میں خوداعتمادی کا فقدان تھا۔ پاکستانی ٹیم نفسیاتی طور پر انگلستان اور ویسٹ انڈیز کی ٹیموں کو اپنے سے کہیں اعلیٰ اور مضبوط سمجھتی ہے۔ حالانکہ پول میچوں میں انگلستان کی ٹیم ایک مرتبہ نیوزی لینڈ سے اور ایک مرتبہ ویسٹ انڈیز بھارت کی ٹیم سے ہار گئی تھیں اور سیمی فائنل میں انگلستان کی ٹیم ایک مرتبہ پھر بھارت کی ٹیم سے ہار گئی۔ پاکستانی ٹیم، کمزور باؤلنگ کے باوجود سیمی فائنل میں ویسٹ انڈیز سے صرف ایک صورت میں ہی جیت سکتی تھی، اگر ہمارے بیٹسمین خوداعتمادی کا مظاہرہ کرتے، اگر پاکستانی بیٹسمین سیمی فائنل میں ۲۵۰ کے قریب رنز بنانے میں کامیاب ہو جاتے تو کامیابی کی توقع کی جا سکتی تھی، لیکن سیمی فائنل کے مقابلے میں ویسٹ انڈیز جیسی ٹیم کے مقابلے میں پاکستان کے ۸ وکٹوں پر ۱۸۴ رنز بہت ہی مایوس کن کارکردگی ہے۔ پاکستانی بیٹسمینوں پر ویسٹ انڈیز کے کھلاڑیوں کا خوف اس قدر چھایا ہوا تھا کہ ۶۰ اوورز کی پوری اننگ میں صرف دو چوکے لگائے گئے ان میں سے محسن خان کا چوکا سست فیلڈنگ کی وجہ سے لگا اور دوسرا چوکا ظہیر عباس نے لگایا تھا۔ محسن کی سست رفتاری کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے ۵۷ اوورز میں ۲۳ گھنٹے بیٹنگ کرنے کے بعد ۷۰ رنز بنائے، حالانکہ محسن خان گزشتہ سال لارڈز کے میدان کا ہیرو تھا جب انہوں نے انگلستان کے خلاف ٹیسٹ میچ میں ڈبل سنچری مکمل کر کے اپنی عظمت کا لوہا منوایا تھا اور ۲۸ سال کے بعد پاکستان کا انگلستان کو ہرانے کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا تھا۔

کمزور باؤلنگ اور کمزور فیلڈنگ

اگر یہ کہا جائے کہ حالیہ ورلڈ کپ میں پاکستان محض کمزور باؤلنگ کی وجہ سے ہار گیا تو یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہو گی۔ بلاشبہ پاکستان کی باؤلنگ اور فیلڈنگ اعلیٰ معیار کی نہیں ہے لیکن ناکامی میں فیلڈنگ اور باؤلنگ کے علاوہ دیگر عوامل بھی کارفرما تھے۔ جس میں ہیڈلائن کو سرفہرست رکھا جا سکتا ہے جو پاکستان کے ہیڈ پیس، جس باؤلر عبدالقادر جنہیں کرکٹ کے مبصرین ماہرین "جادوگر" کا نام دیتے ہیں۔ حالیہ میچوں میں مجموعی طور پر اپنی جادوگری کا مظاہرہ نہ کر سکے، حالانکہ اس سے قبل ان کی جادوگری کا توڑ اول درجہ کی بیٹنگ ہی کی شکل میں موجود تھا۔

جیسا کہ اس سے قبل کہا جا چکا ہے کہ سیمی فائنل میں پاکستان کی ناکامی کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پاکستانی ٹیم نے ویسٹ انڈیز کی بالادستی کو میچ کھیلنے سے پہلے ہی تسلیم کر لیا۔ گویا پاکستانی کھلاڑیوں نے سیمی فائنل کھیلا ہی ہارنے کے لئے تھا۔ باؤلنگ سائڈ میں عمران خان کی کمی کے باعث پاکستانی ٹیم کو اندازہ تھا کہ وہ ویسٹ انڈیز کے کھلاڑیوں کو آؤٹ کرنے کی بنیاد پر میچ نہیں جیت سکتے۔ میچ میں پاکستانی بیٹسمینوں پر ویسٹ انڈیز کے باؤلرز کا ہوا بھی سوار رہا۔ پاکستانی بیٹسمینوں کی خوداعتمادی متزلزل رہنے

ظہیر عباس

کی دوسری وجہ یہ تھی کہ جاوید میاں داد ناساز طبیعت کے باعث کھیل نہ سکے جس کی وجہ سے پاکستان کی بیٹنگ مزید کمزور ہو گئی۔ کیونکہ ان کی جگہ کھیلنے والے وسیم راجہ صاحب کو میدان میں یوں آئے جیسے وکٹ کو ہاتھ لگا کر واپس آنا ان کی آخری منزل تھی۔ بلاشبہ جاوید میاں داد منجھے ہوئے اور تجربہ کار کھلاڑی ہیں ان کی ٹیم میں موجودگی دیگر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوتی، لیکن ٹیم کے دوسرے مایہ ناز بیٹسمین (اور بقول شخصے سپر سٹارز) محسن خان، مدثر نذر، ظہیر عباس، ویسٹ انڈیز کی ٹیم پر اپنی مایوس کن بیٹنگ سے کوئی دباؤ نہیں ڈال سکے۔ محسن خان نے روایتی انداز سے کوئی سٹروک نہیں کھیلا اس نے "بچ بچاؤ" کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے اپنی اننگ میں ۷۰ رنز بنائے۔ ظہیر عباس نے اگرچہ قدرے خوداعتمادی سے ۳۰ رنز بنائے لیکن بالآخر تھوڑی دیر بعد گومز کی گیند پر بولڈ ہو گئے۔ لنچ کے تھوڑی دیر بعد وسیم راجہ مارشل کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہو گئے۔ پھر ویسٹ انڈیز کے باؤلروں کے سامنے کوئی پاکستانی کھلاڑی نہ ٹھہر سکا اور یکے بعد دیگرے آؤٹ ہوتے گئے۔ پاکستان کے ۱۸۴ رنز میں ۲۸ ایکسٹرا رنز بھی شامل تھے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستانی ٹیم کے بیشتر کھلاڑیوں کے مقابلے میں "مسٹر ایکسٹرا" نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

CRICKET

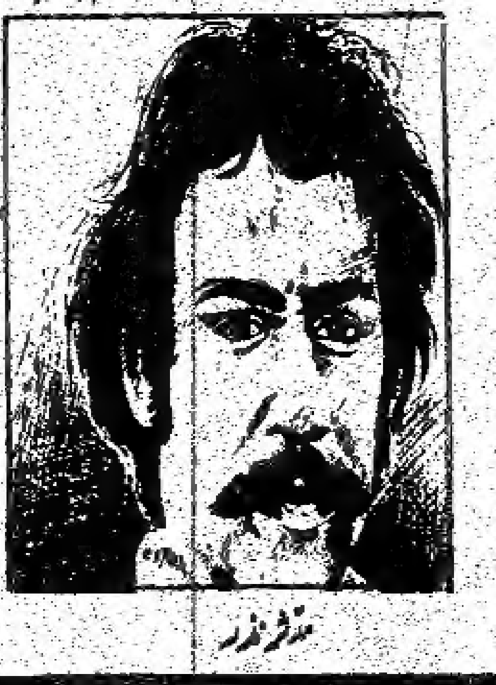

مدثر نذر

پہاڑ سے گرے ہوئے انسان کے کھڑے ہونے کا امکان ہے لیکن نگاہوں سے گرا ہوا انسان کبھی کھڑا نہیں ہوا۔

میٹھی عید

طاہر قریشی

مسرتوں کے جلو میں ہلالِ عید آیا
پیامِ خلد لیئے پیکرِ نوید آیا

مہک اٹھی ہیں فضائیں حنا کی خوشبو سے
عروج پر ہیں ادائیں حنا کی خوشبو سے

ہر ایک گل گلِ لالہ بنا ہے گلشن میں
بہار جلوہ فگن ہے ہر ایک آنگن میں

ہے چوڑیوں کی جو سیلِ کلائیوں پہ دمک
تو ٹیکیوں کی ہے پیشانیوں پہ طرفہ چمک

عجب جمال سے گلے مل رہے ہیں پیر و جواں
نہیں ہے آج کسی پر بھی اجنبی کا گماں

ہر ایک سینے میں کیا جذبۂ اخوت ہے؟
بفیضِ عید فراوانیِ محبت ہے

دھڑکتے سینوں میں اب کوئی بھی نہیں حسرت
یہی ہے معجزۂ سرفرازیِ بہجت

پھر اس طرح سے تمناؤں کو قرار آیا
کہ بار بار ہمیں زندگی پہ پیار آیا

جدھر نگاہ اٹھاؤ ہجومِ یاراں ہے
ہر اک ہجوم میں سرمستیِ بہاراں ہے

یہ میٹھی عید خدا کی کرم نوازی ہے
یہ مومنوں کے لیے تاجِ سرفرازی ہے

نزولِ رحمتِ حق ہے ہر ایک آنگن میں
ہے جنتوں کی بشارت ہر ایک مسکن میں

عید کی مسکراہٹیں

عید آئی مبارکباد

قارئینِ کرام، ہمارا کہنا معاف کرنا۔ اور یہ دعا کرنا کہ ہم خیریت سے عیدگاہ سے لوٹ آئیں۔ پچھلی عید پر ایک کرم فرما عیدگاہ میں اس طرح گلے ملے کہ ہم ان کے گلے کا ہار بن گئے۔ لوگوں نے ہمیں ان سے الگ کیا۔ اٹھایا اور ہسپتال لے گئے۔ معلوم ہوا کہ دو تین پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ یہ ان کی محبت تھی ورنہ کون کسی کی پسلیاں توڑتا ہے۔ ہاں سر ضرور پھوڑتا ہے۔

چنانچہ اس مرتبہ ہم نالٹ کے اس مصرع کا چلتا پھرتا آرٹ بن کر عیدگاہ جا رہے ہیں۔
آج ہم تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتے ہیں یاں

ویسے احتیاطاً ہم نے اپنے ہاتھوں میں بینڈ گلوز بھی باندھ لئے ہیں۔ بعض لوگ دورِ حاضر میں اس زور سے ہاتھ ملاتے ہیں کہ انگلیاں چٹک جاتی ہیں۔

قارئینِ کرام عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ کسی سے نہ پوچھئے۔ روایات پر کاربند رہئے۔ اگلی صف میں جو لوگ ہیں انہیں دیکھتے رہیئے۔ اور کبھی کنکھیوں سے آس پاس کے لوگوں کو بھی دیکھ لیجئے۔ باقی جو نیت امام کی ہے وہی آپ کی، اور جو طریقہ ہجوم مومنین کا سو اپنا۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔

اور قارئینِ کرام۔ آپ نے علامہ اقبال کا وہ شعر تو سنا ہوگا۔

عیدِ آزاداں شکوہِ ملک و دیں
عیدِ محکوماں ہجومِ مومنین!

اور اب میں عیدی پہ کالم لکھوں گا لیکن نہ جانے کیا بات ہے کہ آج ذوالفقار علی بخاری کا یہ شعر بار بار یاد آ رہا ہے۔

جس پہ شہر کا شہر ہے برہم بات فقط وہ اتنی تھی
اپنی اپنی سب کہتے تھے بول پڑا دیوانہ بھی

آج بہت سے شہری اپنے تمام ننھے منوں کو اپنے ساتھ لے کر عیدگاہ جائیں گے ان ہی گود کے بچے بھی ہوں گے۔ پچھلی عید پر ہم نے یہ دیکھا کہ جب صفیں بن گئیں اور امام صاحب نے تکبیر کہی اور عیدگاہ میں سناٹا چھا گیا۔ تو بچوں کی آوازیں یوں کانوں میں آنے لگیں۔ الف ثم نے کیسے کپڑے پہنے ہیں؟

میں تو گڑیا خریدوں گی۔

کیا ابا بکرا لائیں گے۔

بکرا اس عید پہ تھوڑی آتا ہے۔

ابا کہتے تھے کہ اگلی عید تک وہ خود بکرا بن جائیں گے۔

ہم اپنی عیدی سے ابا کے لئے گھاس خریدیں گے۔

ایک چھوٹا بچہ جو اپنے باپ کے قریب کھڑا تھا اس تشویش میں تھا کہ اس کے ابا اور دوسرے لوگ گھروں سے اچھے خاصے آئے تھے تھوڑی دیر پہلے یہاں بولتے چالتے رہے۔ نہ جانے اب انہیں کیا ہو گیا ہے کہ زمین سے کھیلتے ہیں اور نہ منہ سے بولتے ہیں۔

بچے نے اپنے ابا کو آواز دی۔ ابا۔ کوئی جواب نہیں ملا پھر بچے نے زور سے کہا ابا۔ اور پھر کوئی جواب نہیں آیا۔ اب اسے یقین ہو گیا کہ اس کے ابا کو خدا نخواستہ کچھ ہو گیا ہے اب اس نے دھاڑیں مار کر رونا شروع کیا ابا ابا پکارتا لیکن ابا ٹس سے مس اور مس سے ٹس نہیں ہوتے۔

اب بچہ ہے کہ مچل رہا ہے دوسرے ہم عمر بچوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ جب لوگ التحیات پڑھنے بیٹھے تو اس بچے کے ابا نے لڑکوں سے نظر بچا کر شہادت کی انگلی ہونٹوں پہ رکھی اور اپنی آنکھیں جتنی باہر نکالی جا سکتی تھیں باہر نکالیں۔ لیکن بچے کے رونے میں کوئی فرق نہیں آیا۔ خیر جب امام صاحب نے سلام پھیرا تو انہوں نے اپنے بچے کو چمکارا بچے کی جان میں جان آئی۔ اور اس نے پوچھا۔

ابا آپ کو کیا ہو گیا تھا۔

بات یہ ہے کہ اگر والد صاحب اور گھر کے دوسرے لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہتے تو بچہ اتنا پریشان رہ ہوتا عید کے نمازیوں کو ایسی پریشانیوں کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔

گر تو برا نہ مانے

روحِ اقبال کا شکریہ جس سے ہم نے اجازت حاصل کر لی ہے

مسکرا کیوں اس کو لگتے ہیں کہ مجبور حسیں ہم
ہم کو شوہر نہ کہو بیوی کہ مزدور حسیں ہم

رہتے نزدیک ہیں بیگم سے مگر دور ہیں ہم
زن مریدی میں جہاں بھر میں مشہور کہ مزدور ہیں ہم

آپ سمجھتے تو ہیں شوہرِ مظلوم ہیں ہم
نغمۂ بلبل کا نہیں ہیں سخن بوم ہیں ہم

منہ جو کھلا یا تو حیران ہمیں ہونا ہے کہ
شام ہوتے ہی سہیلی کو بلا کر اکثر

گھر میں ہے لی وی پہ بیگم چلیں صبح سے بجے
تارے گنتے کو رہا گھر میں اکیلا شوہر

[illegible] مار رہا کرتی ہے گھر کے اندر
شب کو اکثر وہ رہا کرتا ہے گھر کے باہر

اس کو پوچھا نہ کسی نے تو بیاہا ہم نے
اپنی دلہن بھی کلفٹ کو بنایا ہم نے

تازہ پوڈر بھی لب پہ لگا یا ہم نے
[illegible] مگر اس کو بڑھایا ہم نے

[illegible] کے اندر ہی دیکھا نہ ہے
ہے تو صورت مگر اب صورت بولا نہ ہے

جب بھی آیا کوئی مہمان تو جھگڑا اچھلا
روٹھ کے لیٹ گئی جا کے پلنگڑی پہ پڑا

روز آتے ہیں مرے ماموں کہ خالو آیا
[illegible] جب لگے اماں کے ابا

جب سبب پوچھا تو زور سے بولا [illegible]
جتنا فرمان کرو اتنی ہی چیلاتی ہے

کیسے حالات ہیں اب گھر کے نہ پوچھو کچھ بھی
کھانا ہوٹل سے منگاتی ہے ہماری بیوی

مانگنے کی اڑان ہے وہ [illegible]
[illegible] سے اگر ہم [illegible]

[illegible] جاتے کے کمائی ہے
[illegible] بڑا نہ ہم سے وہ [illegible] ہے

چشم بیگم نے لگایا خدا را دیکھو
بانڈیاں بن کی بازار میں [illegible] دیکھو

ہم کو دفتر میں یہاں مرتے ہوئے ہر بار دیکھو
کوئی کہتا ہے اٹھا لائے رکشہ دیکھو

[illegible] کا سب کا کمانے والا
[illegible] قسمت کو کریں اپنا کھی بیٹھوں

تھوڑی جھاڑو بھی لگا کبھی چولہا پھونکا
اس کا جھنجھر بھی خسارہ کبھی ہمیں نے دیکھا

خوب محنت سے کیا کام بھی [illegible]
پھر بھی کہتی ہے پڑوسن سے میاں ہے لولا

اس کو مشکل ہے مرا یار وفادار نہیں
میں وفادار نہیں وہ بھی تو دلدار نہیں

مرسلہ: تنویر اختر

اللہ اللہ! رمضان کی آخری شام۔ صبحِ عید کا پیغام اور رویتِ ہلال کا اہتمام۔ ہائے وہ دل میں عید کی دھومیں، انگنائی میں رنگوں کی گھومیں ——— وہ سقف و بام کے قہقہے، وہ زمین و آسمان کے چہچہے۔ وہ رنگ و بو کے پیغمبر، خوشی کی سرراہیں، وہ سینے میں الڑھی آہیں۔ جیب میں وہ سکوں کی کھنکھناہٹیں، وہ لبوں پر بے اختیار مسکراہٹیں ——— وہ فواروں کی سی اچھلتی امنگیں، وہ ترنگوں کی غزالانِ رسیدہ کی سی شوخیاں، سب ہی عمر رفتہ کو آواز دے رہی ہیں۔

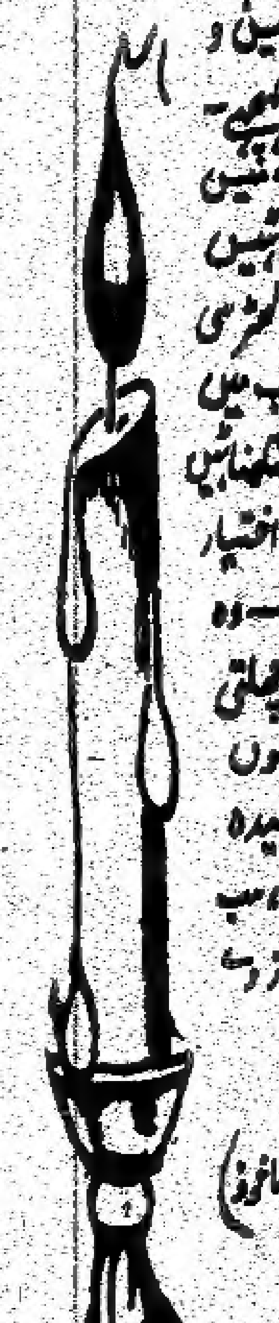

(یادوں کی بارات سے ماخوذ)

ایک زبان اور ایک لباس
محبت اور یگانگت کو فروغ دیتے ہیں

جسٹس گل محمد خان

FAMOUS AND POPULAR TAFSEER
(IN URDU)

تفہیم القرآن

BY ABUL A'LA MAUDUDI

SET OF SIX VOLUMES
HARDCOVER AND DELUXE QUALITY

FOR ONLY U.S. **$41.00**

(PLEASE ADD $10.00 FOR PACKING AND MAILING AND ALLOW SIX WEEKS FOR PROCESSING THE ORDER. SEND MONEY ORDER, DRAFT OR CERTIFIED CHEQUE WITH YOUR ORDER.)

A VAST VARIETY OF ISLAMIC LITERATURE IN ENGLISH AND URDU IS ALSO AVAILABLE AT REASONABLE PRICES.

Ask For Free Catalogue.

ICNA Book Service
157 MAMMOTH HALL TR.
SCARBOROUGH, ONTARIO
CANADA M1B 1P8
TEL.: (416) 292-3777 (p.m.)

مرحبا۔ مقدّس سرزمین آپکو خوش آمدید کہتی ہے

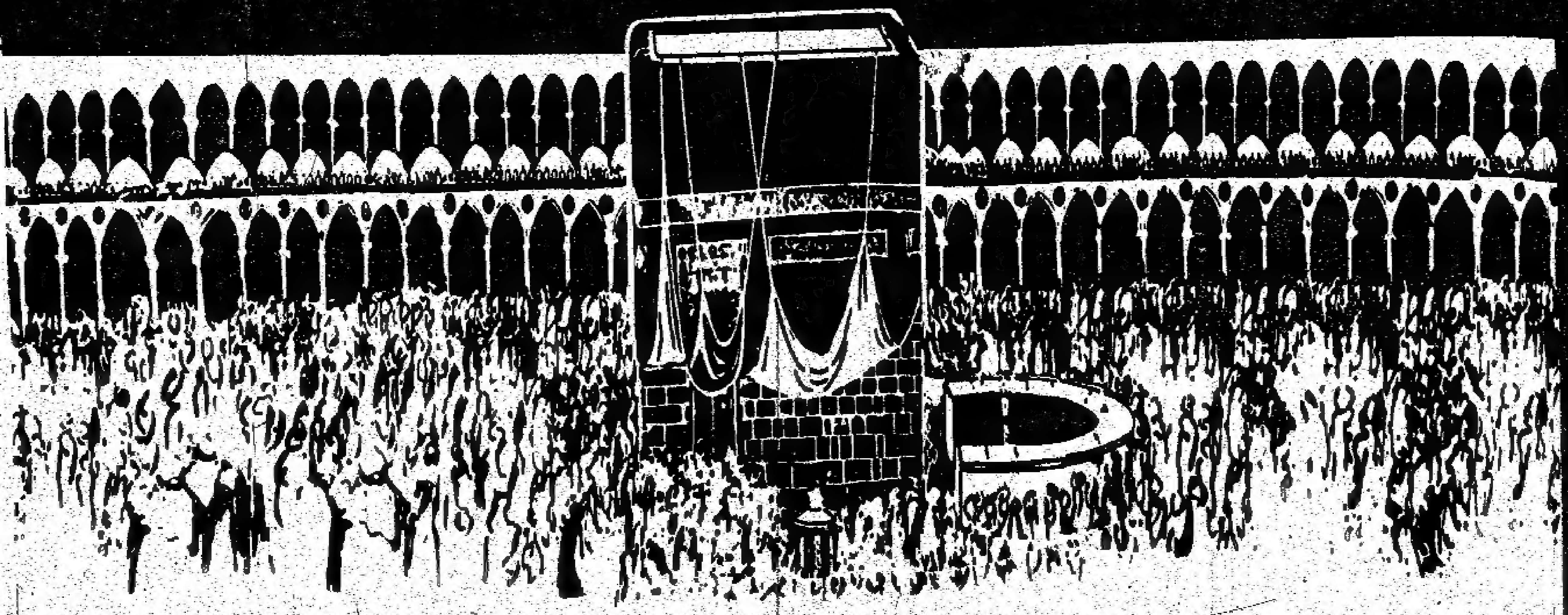

فریضۂ حج کی ادائیگی ہر مسلمان کے لئے، جو جسمانی اور مالی اعتبار سے اس مقدّس سفر کا اہل ہو، لازمی ہے۔
لیکن حج کا وقت معین ہے۔ عمرہ، چھوٹے حج کی سعادت سال کے باقی عرصہ میں حسبِ خواہش حاصل کی جاسکتی ہے۔ سفرِ عمرہ کے دوران میں آپ مکۂ معظّمہ اور اس کے جوار میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت زیادہ سہولت کے ساتھ بار بار کرسکتے ہیں۔
اور مدینۂ منوّرہ میں مسجدِ نبوی کی زیارت سکونِ قلب کا سرچشمہ ہے۔
آیئے۔ ہم آپ کو سفرِ عمرہ وزیارت کے لئے مقدس ماحول میں جدّہ لئے چلتے ہیں۔ جو مکۂ معظّمہ کی دہلیز ہے اور جدہ سے مدینۂ منوّرہ کی مسافت صرف پچاس منٹ کی پرواز سے طے ہوتی ہے۔

M & J TRAVEL

1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA M5R 2A7 TEL. (416) 960-8348 – 960-8475

عید

کے مبارک موقع پر اپنے تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

منجانب: — کویت ایرویز ★ ایم اینڈ جے ٹریول ★

پیری ڈکسی لینڈ مارکیٹ ★ انڈین گروسریز اینڈ اسپائیسیس ★ کیلسن لمیٹڈ ★ ICNA بک سروس

اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن (پاکستان) ★ حکومتِ کینیڈا ★ کینیڈین اٹالین بیکری ★ سنگم ویڈیو ★

ہاؤس آف حلال میٹ ★ اور ادارہ پیغامبر و آواز ★

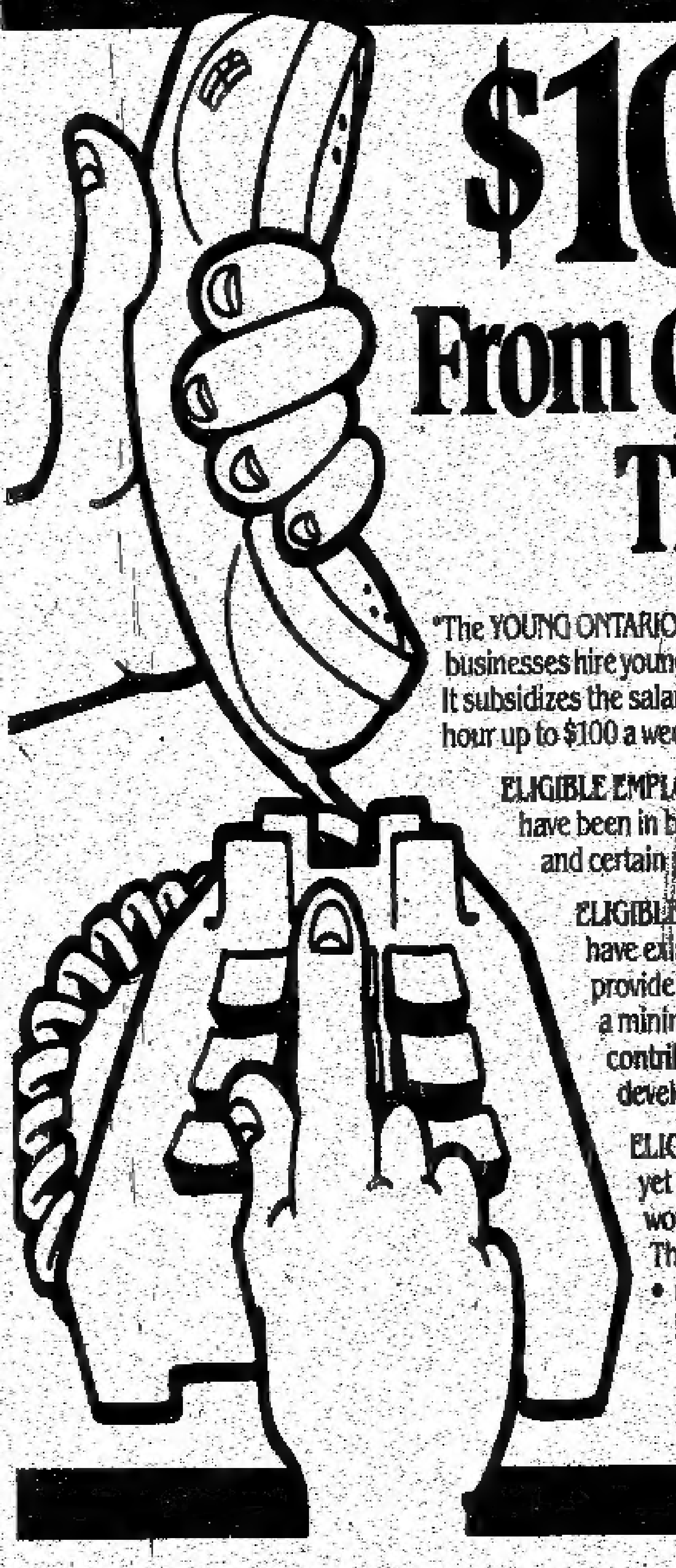

$100 A WEEK*

From Ontario, To Help You Hire The Help You Need.

*The YOUNG ONTARIO CAREER PROGRAM is designed to help businesses hire young people; and help young people start a career. It subsidizes the salaries of eligible young employees by $2.50/hour up to $100 a week, for a period of 20-26 weeks.

ELIGIBLE EMPLOYERS: are private sector companies who have been in business for at least one year by July 1, 1983 and certain public employers such as hospitals.

ELIGIBLE JOBS: are new positions which would not have existed without program funding. They must provide at least 25 hours per week employment for a minimum of 20 consecutive weeks and must contribute to an employee's vocational development.

ELIGIBLE EMPLOYEES: must be over 20 but not yet 30 years old (by July 1, 1983), eligible to work in Ontario and not related to the employer. They must be either:

- unemployed for 3 months prior to enrolling in the program or
- have graduated from at least a one-year program of a recognized post-secondary educational institution between Jan 1981 and Dec 1982, and do not hold a permanent job related to their qualifications.

YOUNG ONTARIO CAREER PROGRAM
Ontario, Helping You Hire The Help You Need.

TOLL FREE
1-800-387-1290

BILD

YOUNG ONTARIO CAREER PROGRAM
Ministry of Municipal Affairs & Housing
Subsidies Branch
Queen's Park,
TORONTO (ONTARIO) M7A 2R8

ONTARIO
Ministry of Municipal Affairs and Housing

Frank Miller, Treasurer
Claude Bennett, Minister
William Davis, Premier

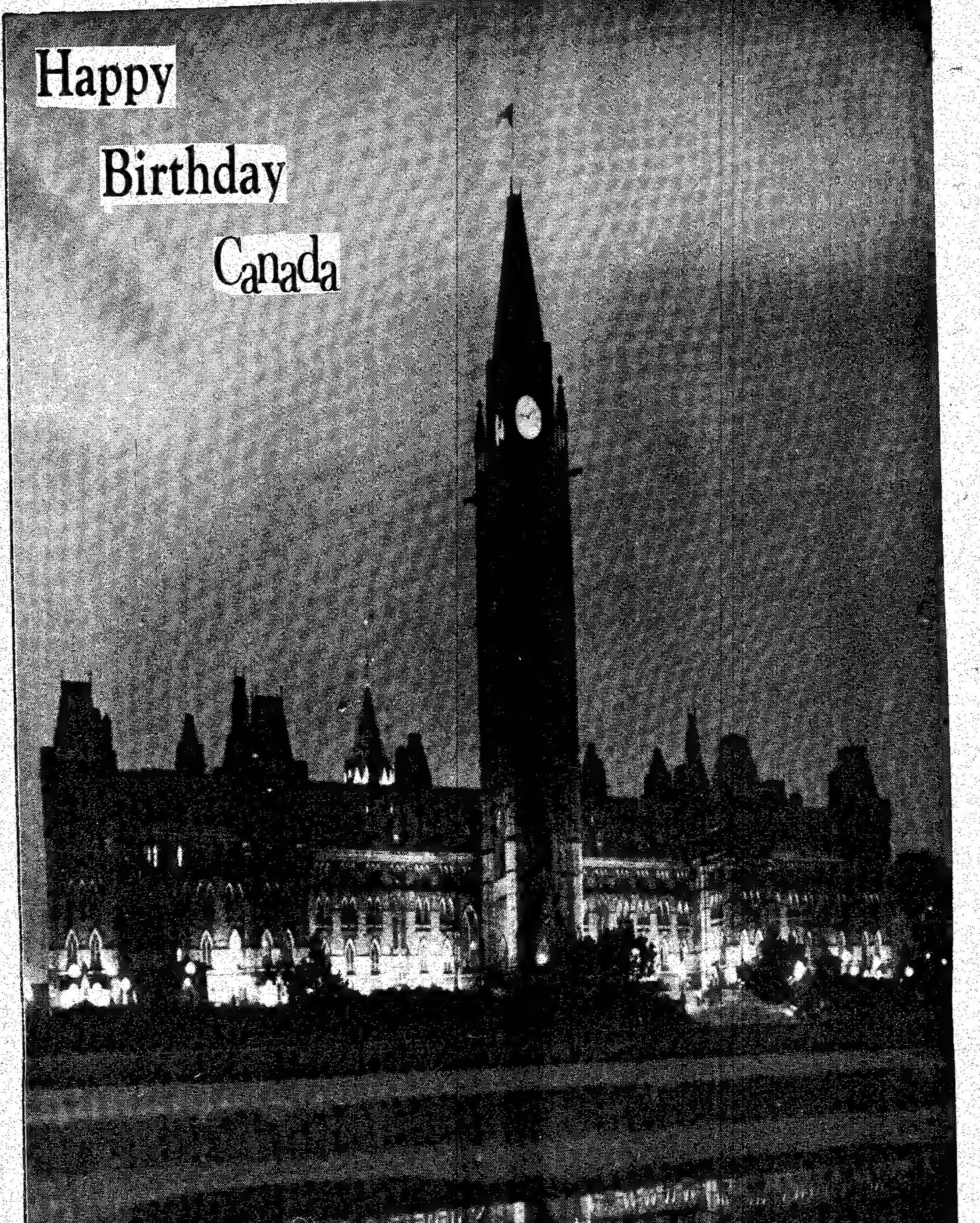

I am proud to be a Canadian

Because of the beauty of our land; the majesty of the mountains; the far horizons of the prairies; the sweep of the shorelines; the abundance of the farm lands; the sparkle of ten thousand lakes and rivers...even the forbidding barrens of the North.

Because of the rich diversity of our people. We are not a melting pot, but a unique union of minorities; each of us proud of his origins but prouder still to be a Canadian.

Because we are a multilingual country: two basic languages and - woven through the fabric, and enriching it - the sound of other tongues, all united in praise of "the true North, strong and free."

Because our country was not born in nor does it live in violence. We harbour no hate, we covet no territory, we envy no other people.

Because our heritage confers such bounty. Our laws and our traditions have been built on faith in God and man, on an unflagging love of freedom, and on respect for the rights of others. Our physical resources have not yet been fully contemplated much less measured.

Because in Canada the operative word is Tomorrow, not yesterday Our greatness rests not only in our history but in our future. Our destiny has yet to be fashioned.

Because my pride in Canada does not cause me to respect other nations or other peoples less. I am a Canadian, yes; I am also a citizen of the planet earth and a brother of every other man.